سوال

(285) میت مرد یا عورت کے لیے کفن کے کتنے کپڑے ہونے چاہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میت مرد ہو یا عورت کے کفن کے لیے کتنے کپڑے چاہئیں؟ قبرستان میں گھاس وغیرہ پیدا ہونے کی وجہ سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے، اور قبر کی بھی بے حرمتی ہوتی ہے کیونکہ گائب بیل چرتے ہیں کیا ایسی صورت میں آگ لگا کر صاف کیا جاسکتا ہے؟ سیلاب کی وجہ سے یا کسی مجبوری کی بناء پر قبرستان کے بجائے مکان کی ایک خشک جگہ میں میت کو دفن کیا گیا، کیا اب قبر کی مٹی وہڈی وغیرہ کو قبرستان میں منتقل کرسکتے ہیں۔ کیونکہ قبر کی بے حرمتی ہوتی ہے اور لوگوں کو تکلیف بھی ہو رہی ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

عورت کے کفن کے لیے پانچ کپڑے مسنون ہیں، تہبند، کرتا، خمار جس کو دامنی کہتے ہیں یعنی: سربند، دو لفافے: یعنی: دو چادریں۔ ابوداوٗد میں لیلٰی سے روایت ہے: ''«کُنتُ فِیمَن غَسَّلَ أُمَّ کُلثُومٍ بِنتَ رَسُولِ اللَّہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ عِندَ وَفَاتِہَا، فَکَانَ أَوَّلُ مَا أَعطَانَا رَسُولُ اللَّہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ الحِقَاءَ، ثُمَّ الدِّرعَ، ثُمَّ الخِمَارَ، ثُمَّ المِلحَفَةَ، ثُمَّ أُدرِجَت بَعدُ فِی الثَّوبِ الآخَرِ»، قَالَت: «وَرَسُولُ اللَّہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عِندَ البَابِ مَعَہُ کَفَنُہَا یُنَاوِلُنَاہَا ثَوبًا ثَوبًا»، حدیث میں اس کی تصریح آئی ہے کہ آپ نے ام کلثوم کے کفن میں اپنا تہبند دیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کفن میں عورت کے تہبند کا لمبان چوڑان بقدر تہبند شرعی کے ہونا چاہیے اور کرتہ مونڈھے سے قدم تک ہونا چاہیے کہ زندہ عورت کو اتنا لمبا کرتہ پہنا مشروع ہے اور خمار یعنی: سربند کا طول وعرض اس قدر ہونا چاہیے کہ عورت کا سر مع اس کے بالوں کے اس چھپ جائے۔ عورت کو پہلے تہبند میں لپیٹیں اور تہبند کو زندہ کی طرح کمر سے نہ باندھیں بلکہ بغل سے لے کر سینہ اور کمر اور ران وغیرہ بدن کے جس قدر حصہ پر لپیٹ سکیں لپیٹیں پھر کرتا پہنائیں پھر خمار یعنی: سربند اس کے سر اور بالوں کو چھپائیں۔ پھر دونوں لفافوں میں لپیٹیں پھر سر اور پیر کفن کو گرہ دے دیں۔

قبرستان کی خشک گھاس اس طرح کاٹ لی جائے درست ہے کہ قبرستان پاؤں سے روندنے میں نہ آئیں اور ان کی بے حرمتی نہ ہو۔ آگ لگا کر جلانا اور صاف کرنا مناسب نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو انصاری جو احد کی لڑائی میں شہید ہوئے تھے، ایک دوسرے شہید حضرت عمرو بن الجموع کے ساتھ قبر میں دفن کردیئے گئے تھے، پھر برساتی پانی کے بہاؤ نے قبر کو کھود ڈالا۔ حضرت عبداللہ کے صاحبزادہ حضرت جابر نے اپنے باپ کو چھ مہینہ کے بعد عہد رسالت میں قبر سے نکالا تو ان کی نعش علی حالہ درست تھی، صرف کان کے ذرے سے کنارے میں تغیر ہوگیا تھا، پھر دونوں کو دوسری جگہ دفن کردیا گیا (بخاری 2 95، موطا مالک ص: 313) واقعہ سے معلوم ہوجائے کی صورت میں قبر کھودتے وقت ہڈیوں کے ٹوٹنے کا اندیشہ ہے جس میں میت کی بے حرمتی ہوگی۔ اور ارشاد نبوی ہے: ''کسر عظیم المسلم میتاً، ککسرہ وھو حی،، (ابوداوٗد، موطا) پس بغیر سخت مجبوری کی نبش نہیں کرنا چاہیے، اور بوقت ضرورت بڑی احتیاط سے یہ کام ہونا چاہیے۔ ''وَسُئِلَ أَحمَدُ عَنِ المَیِّتِ یُخرَجُ مِن قَبرِہِ إِلَی غَیرِہِ فَقَالَ: إِذَا کَانَ شَیْءٌ یُؤذِیہِ، قَد حُوِّلَ طَلحَةُ وَحُوِّلَت عَائِشَةُ وَسُئِلَ

عَنْ قَوْمٍ دُفِنُوا فِي بَسَاتِينَ وَمَوَاضِعَ رَدِيئَةٍ

فَقَالَ: قَدْ نَبَشَ مُعَاذٌ امْرَأَتَهُ، وَقَدْ كَانَتْ كُفِّنَتْ فِي خَلَقَيْنِ فَكَفَّنَهَا وَلَمْ يَرَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بَأْسًا أَنْ يُحَوَّلُوا،، (المغنى 444/3، الشرح الكبير 393/3).

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1۔ کتاب الجنائز

صفحہ نمبر 449

محدث فتویٰ